رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل"
قادیان

شرح چندہ
پیشگی

سالانہ صہ
ششماہی ۸؍
سہ ماہی ۱۲؍

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۱۷ محرم سنہ ۱۳۵۶ ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۷ ء	نمبر ۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ خدا صرف اسلام کے ساتھ ہے

"میں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت رکھنا۔ اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے۔ اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنیکے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مُردار کھانے میں کیا لذت؟!!! آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں۔ کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پائے۔ تو قبول کر لے" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۸-۱۹)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ کے بعض اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب مناظرہ میں شمولیت کے لئے کراچی بھیجے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ ۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے امسال یوم التبلیغ ۴ اپریل ۳۷ء بروز اتوار منایا جائے گا۔ ہر احمدی مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ کہ اس دن جہاں تک ہو سکے غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دے۔ اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ مارچ ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

۱۶۱۔ زلیخا صاحبہ کراچی

۱۶۲۔ حاجی محمد صاحب ضلع فیروز پور

۱۶۳۔ عبدالرشید صاحب بالیسر اڑیسہ

۱۶۴۔ محمد سرور صاحب ضلع پشاور

تحریکِ جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریکِ جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریکِ جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آ چکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کرے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

۲۸ مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں ملک مبارک علی صاحب ساکن لاہور کا نکاح حمیدہ بیگم بنت غلام محمد صاحب ساکن قادیان کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ مرزا مہتاب بیگ قادیان

درخواست ہائے دعا

ڈاکٹر غلام غوث صاحب قادیان کی لڑکی سکینہ بیگم۔ اہلیہ سید بہاول شاہ صاحب امرتسر۔ محمد امین صاحب کلرک ریلوے لاہور کی بڑی لڑکی۔ غلام احمد صاحب سلہو کی کے والد صاحب۔ سید مشتاق احمد صاحب سمبل پور اڑیسہ۔ محمد ابراہیم صاحب منگروی۔ مفتی محمد نذیر الدین صاحب از سنگرئیل۔ محمد صاحب مسن بادرہ سندھ اور امیر احمد طالب علم مدرسہ احمدیہ کے دو چھوٹے بھائی بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ بابو محمد صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر محکمہ امتحان دے رہے ہیں۔ منصور احمد صاحب۔ ممتاز احمد صاحب اور عبدالسلام صاحب ایف سی میڈیکل گروپ کے امتحان میں اور محمد فضل الہٰی صاحب کے لڑکے مشتاق احمد فورتھ ایر کے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

دعائے مغفرت

میری اہلیہ صاحبہ ۱۸ مارچ کو انتقال کر گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ کے دو چھوٹے چھوٹے بچے یادگار ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حفیظ اللہ لودی ننگل ضلع گورداسپور (۲) خاکسار کی اہلیہ ۲۷ مارچ کو فوت ہو گئی ہیں احباب دعائے مغفرت کریں راجہ بہادر خان لودہراں ضلع ملتان (۳) ۲۵ مارچ میری اہلیہ کا انتقال ہو گیا احباب دعائے مغفرت کریں۔ ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند سیوہن سندھ

اجرائے "الفضل" کے لئے درخواست

مولوی اللہ دتا صاحب گڑھا دیوالہ ضلع ہوشیارپور ایک نیک و صالح مگر نہایت مفلس احمدی ہیں چھ روپے ماہوار آمدنی پر آٹھ کس گزران کرتے ہیں۔ باوجود دنیاوی تفکرات و مشکلات کے تبلیغ کے کام میں ہمیشہ معروف رہتے ہیں۔ کوئی ذی ثروت دوست ان کے نام اخبار الفضل جاری کرا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ براہ نوازش کوئی صاحب اس طرف جلد متوجہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار یورپ کا رجحان خدائے یگانہ کی طرف

دہریت اور مادہ پرستی کی ظلمت میں شعاع مذہب

بعثت مامور کا وقت

خدا تعالےٰ کے مامورین اس وقت مبعوث ہوتے ہیں۔ جبکہ دُنیا اپنے خالق و مالک کو بھُول کر ظلمت اور تاریکی میں بھٹک رہی ہوتی ہے۔ اور عیش و آرام کے لئے مادی اسباب اور ذرائع مہیا کرنے میں سرتاپا منہمک ہوجاتی ہے۔ اس وقت لوگوں کے مدنظر صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ اپنی دُنیوی شان و شوکت۔ دُنیوی ترقی اور برتری۔ دُنیوی آرام و آسائش جس طرح بھی حاصل ہوسکے حاصل کریں۔ اور جس قدر بھی حاصل کر سکیں کرلیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہی دُنیا سب کچھ ہوتی ہے۔ اور اسی کے لئے وُہ اپنی تمام کوششیں اور سرگرمیاں صرف کردینا چاہتے ہیں۔

موجُودہ زمانہ کی حالت

ظاہر ہے۔ کہ اہل دُنیا کی یہ حالت اس زمانہ میں جس انتہار کو پہونچ چکی ہے۔ اس سے قبل کسی زمانہ میں نہیں پہونچی ایک طرف خدا تعالےٰ کی ہستی کا انکار ہے اور انتہائی انکار۔ دوسری طرف دُنیوی اسباب اور مادیات میں انہماک ہے۔ اور انتہائی انہماک۔ یہ حالات بڑے زور کے ساتھ مطالبہ کررہے ہیں کہ ازمنہ سالفہ کی طرح اس زمانہ میں بھی کوئی ایسا انسان مبعُوث ہو۔ جو زندہ اور یگانہ خدا کی ہستی کا ثبوت پیش کرے۔ جو حقیقی خالق و مالک کا پتہ بتا کر بھولے بھٹکے انسانوں کو اس کی طرف متوجہ کرے۔ جو مادیات میں منہمک۔ اور دُنیوی ترقیات کو اپنا منتہاء سمجھنے والوں کو بتائے۔ کہ تمہیں اس وقت تک اطمینانِ قلب اور روحانی طمانیت حاصل نہیں ہوسکتی۔ جب تک اس ہستی کی طرف رجُوع نہ کرو۔ جس کی پیدا کردہ اشیاء پر لٹو ہو کر تم اسے فراموش کر چکے ہو۔

موجُودہ زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت

یہ مطالبہ موجودہ زمانہ زبانِ حال سے ہی نہیں کر رہا۔ بلکہ وُہ لوگ بھی زبانِ قال سے یہی کہہ رہے ہیں۔ جو یا تو سرے سے ایک قادرِ مطلق ہستی کے منکر ہوچکے تھے۔ یا پھر ایک خدا کی بجائے تین خدا بنائے بیٹھے تھے۔ چنانچہ انگلستان کے لارڈ بشپ ڈاکٹر بلنٹ نے ایسے ہی لوگوں کی ترجمانی کرتے ہُوئے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"موجودہ زمانے کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ خدا کو مانا جائے ایک مذہبی کتاب میں لکھا گیا ہے۔ آپ کو خدا کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت سب سے بڑی ہے۔ آپ کو اسی طرح خدا کی ضرورت ہے۔ جس طرح کسی زمانے میں بنی نوع انسان کو ہوسکتی ہے۔ چونکہ بہُت سے لوگ اس ضرورت کو محسُوس نہیں کرتے۔ اور خدا کی تلاش نہیں کرتے۔ اس لئے دُنیا میں گڑبڑ بے چینی۔ اور بدامنی ہے۔ ہماری زندگیوں میں اطمینان نہیں ہے۔ ہمارا اخلاق ڈانواڈول رہتا ہے۔ پائدار نہیں جب تک ہم زندگی کے ہر شعبہ میں خدا کی راہ نمائی میں اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش نہ کریں گے۔ ہماری تہذیب زوال پذیر رہے گی۔ اور آخر میں اس کا خاتمہ ہوجائے گا"

خدا تعالےٰ کی ہستی کے اقرار کو موجُودہ زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت تسلیم کرنے کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ دہریت اور مادہ پرستی کی دُنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوچکے ہیں۔ جو خدا فراموشی کے نہایت تلخ نتائج کو اچھی طرح محسُوس کرنے لگ گئے ہیں۔ اور اقرار کر رہے ہیں۔ کہ جب تک اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں خدا کی راہ نمائی اختیار نہ کرینگے۔ اس وقت تک نہ امن حاصل کرسکینگے۔ نہ اطمینان اور نہ اخلاق کے اعلےٰ معیار پر پہونچ سکیں گے۔

مادی ترقیات کا نتیجہ

مادی ترقیات کے انتہا کو پہونچ جانے۔ اور دُنیوی اسباب پر زیادہ سے زیادہ قبضہ پالینے سے کیا دُنیا کو روحانی اطمینان اور سکینت حاصل ہوچکی ہے۔ کیا اس وقت ایک عالمگیر اضطراب اور بے چینی ہر ملک پر مسلط نہیں ہے۔ کیا مصائب اور آلام نے کہرام نہیں مچا رکھا۔ اور کیا انسان ہی انسانوں کو جنگلی درندوں کی طرح چیر پھاڑ نہیں رہے۔ یقیناً ایسا ہی ہورہا ہے۔ چنانچہ لارڈ بشپ صاحب مذکور بھی لکھتے ہیں:۔

"ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ دُنیا مریض ہے۔ بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایک پاگل خانہ ہے۔ بعض لوگ علاج تجویز کرتے ہیں۔ مثلاً وُہ کہتے ہیں کہ دُنیوی تعلیم کو زیادہ اشاعت دیجائے۔ سائنس کو مزید فروغ دیا جائے۔ مالیاتی اور تجارتی اصلاح کی جائے۔ لیگ اقوام یا کمیونزم یا فیسی ازم کو مضبُوط بنایا جائے گا"

مادہ پرستی ناکام ہوچکی ہے

مگر کیا یہ تجاویز کارگر ہورہی ہیں۔ ان کا کوئی مفید نتیجہ نکل رہا ہے۔ ان کے ذریعہ دُنیا کا مرض اگر دُور نہیں ہُوا۔ تو کیا اس میں تخفیف کی صُورت پیدا ہورہی ہے۔ اس کا جواب بھی مادہ پرستی کی فضا میں پرورش پانے والے بشپ صاحب کی زبان سے ہی سُن لیجئے۔ جو لکھتے ہیں:۔

"ان میں سے کوئی بھی دُنیا کی بیماری کا صحیح علاج نہیں ہے۔ اس بیماری کا علاج انسانی ذہن میں موجود ہے۔ اور جب تک ذہن پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ نوع انسانی کی بیماری دُور نہیں ہوسکتی۔ جو تجاویز اور پیش کی گئی ہیں۔ ان سے انسان کے ذہن کی اصلاح نہیں ہوسکتی گو لوگ زیادہ ہوشیار اور زیادہ امیر ہوسکتے ہیں۔ اس لئے رُوح انسانی میں اصلاح کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے"

رُوحانی طمانیت کس طرح حاصل ہوسکتی ہے

یہ ہے وُہ فطرت کی صحیح آواز۔ جو مادیات کے طوفان کے نیچے دبے ہُوئے قلوب سے بھی نکل رہی ہے۔ اور بتا رہی ہے۔ کہ انسانی رُوح کے لئے مادی ترقی خواہ وُہ کس حد کو ہی پہنچ جائے۔ قطعاً اطمینان کا باعث نہیں ہوسکتی۔ یہ اطمینان صرف ایک خدا کی ہستی کا اقرار کرنے اور اس سے تعلق پیدا کرنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ چنانچہ لارڈ بشپ صاحب موصوف بھا لکھتے ہیں:۔

"انسان نے جس طرح آج قدرت پر قابو پایا ہے۔ اس طرح کسی اور زمانہ میں نہیں پایا تھا۔ لیکن وہ اسی مشینری کا غلام بنتا جارہا ہے۔ جو اس نے مرتب کی تھی۔ انسان زیادہ سے زیادہ مادہ پرست بنتا جارہا ہے لیکن بے اطمینانی بڑھ رہی ہے۔ جس کا مطلب صاف الفاظ میں یہ ہے۔ کہ مادہ پرستی ناکام رہی ہے۔ ہم کوئی

مجلسی سیاسی یا تعلیمی کام کرنے سے پیشتر سکیمیں تیار کرتے ہیں۔ خدا پر یقین نہیں رکھتے۔

انسان ایک روحانی ہستی ہے خدا کی ہستی اسکی روح کو درست کرنے کے لئے اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح جسم کے لئے خوراک ضروری ہے ؛ روح کی بیماری جسم کی بیماری کے مقابلہ پر آہستہ آہستہ زور پکڑتی ہے۔ لیکن آخر میں یہ انسان کی صحت کے لئے تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہم روحانی طور پر کمزور رہیں۔ تو جسمانی طور پر طاقت ور ہونے سے روحانی کمزوری کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہمارا موجودہ طرز معاشرت نہ صرف ہمیں روحانی طور پر بھوکوں مرنے پر مجبور کرتا ہے۔ بلکہ کروڑہا انسانوں کو جسمانی خوراک بھی تھوڑی مقدار میں دیتا ہے۔

جب تک ہم پھر اس امر کا احساس نہ کریں گے۔ کہ خدا کی ضرورت ہے ہم ناخوش۔ غیر مطمئن اور بے چین رہیں گے اور تہذیب عالم زوال پذیر رہے گی۔ دنیا میں اس وقت تک اصلاح نہ ہوگی جب تک انسان کے نقطہ نگاہ میں تبدیلی نہیں آئے گی" ؛

مذہب اور سیاسیات

لامذہبیت کے ماتحت تمام حکومتوں میں یہ رو چلی ہوئی ہے۔ کہ مذہب سے نہ صرف سیاست کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ اس کے لئے نقصان رساں ہے۔ اس کے ماتحت حکمران طبقہ کیطرف سے کوشش کی جاتی ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں مذہب کے خلاف نفرت وحقارت پیدا کر دی جائے۔ اور مذہب سے وابستگی منقطع کر دی جائے۔ حالانکہ سچا مذہب سیاسیات کے متعلق ایسی ہدایات دے سکتا ہے۔ جن کا کسی اور جگہ سے ملنا محال ہے۔ اور اس طرح بڑی بڑی خطرناک الجھنیں بآسانی سلجھائی جاسکتی ہیں۔ علاوہ ازیں مذہب ہی ایسی تربیت کر سکتا ہے۔ جس سے وہ کسی کے حقوق غصب کرنے اور کسی پر ظلم کرنے سے روک سکتی ہے۔

اور اس کی بجائے۔ بنی نوع انسان میں محبت۔ صلح اور رواداری پیدا کر سکتی ہے۔ لارڈ بشپ صاحب نے مادہ پرست یورپ کو ان امور کی طرف بایں الفاظ توجہ دلائی ہے۔

"یہ میرا یقین ہے کہ سیاسی مسائل کے حل کے لئے جس قدر آج مذہب کی ضرورت ہے۔ پہلے کبھی محسوس نہیں کی گئی تھی۔ ہم نے ایک جمہوری نظام کے ماتحت جنم لیا۔ اور اس کے ماتحت پرورش پائی ہے۔ جمہوری حکومت کی ایک اعلےٰ صفت یہ ہے۔ کہ اس کے ماتحت ہر شخص پر یہ ذمہ واری ہوتی ہے کہ وہ طرز حکومت میں اصلاح کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اس وقت جمہوریت کے لئے کئی خطرے ہیں۔ اور آئندہ بھی کئی خطرے پیدا ہوتے رہیں گے لیکن اگر انسان کے نقطہ نگاہ میں پھر سے روحانیت آجائے تو جمہوریت محفوظ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ جب روح۔ مذہب اور خدا کی ہستی میں انسان کا یقین ہوتا ہے۔ تو وہ دوسروں کی بھلائی اور بہبودی کا خیال رکھتا ہے۔ دوسروں کا مال غصب کرنے یا دوسروں پر سختی کرنے سے پہلو تہی کرتا ہے۔

غرض مذہب میں یقین رکھنے سے نہ صرف انسان مجلسی طور پر ایک دوسرے کے قریب تر آسکتے ہیں۔ بلکہ سیاسی طور پر قریب تر آسکتے ہیں"۔

زندہ مذہب کی ضرورت

اس سلسلہ میں بشپ صاحب نے یہ بیان کرتے ہوئے کہ "سب مذاہب اس نقطہ پر متفق ہیں۔ کہ خدا کی ہستی ہے۔ اور انسانوں کو اس کی اشد ضرورت ہے"۔ اور یہ بتاتے ہوئے کہ دنیا کو کیسے مذہب کی ضرورت ہے لکھتے ہیں۔

"ایک زندہ مذہب میں جس کی ہمیں ضرورت ہو سکتی ہے۔ چار صفات ہونی چاہئیں (۱) وہ مذہب عملی ہونا چاہیئے (۲) اسے روحانیت کی راہ نمائی کرنی چاہیئے (۳) اخوت اور ہمدردی کی سپرٹ پیدا کرنے والا ہو۔ (۴) یہ کہ اٹل سچائیوں پر مبنی ہو"

زندہ مذہب کونسا ہے

فی الواقعہ ایک زندہ مذہب کے لئے ان صفات کا پایا جانا ضروری ہے اور یہ دعوے کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام میں نہ صرف یہ صفات پائی جاتی ہیں۔ بلکہ ان کے علاوہ ایک بہت بڑی صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ اسی دنیا میں خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق عین الیقین کے درجہ تک پہونچا دیتا ہے۔ اور زندہ خدا کے نشانات اب بھی دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے چنانچہ لارڈ بشپ صاحب نے اہل یورپ کی طبائع میں جس قدر تغیر کا ثبوت اپنے مضمون میں پیش کیا ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ دہریہ اور تثلیث پرست یورپ بھی اب خدا تعالےٰ کی ہستی اور واحد خدا کی ہستی کا اعتقاد رکھنا ضروری اور لازمی قرار دے رہا ہے۔ اور سچے مذہب کی تلاش کر رہا ہے۔ یہ بھی اسلام کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ کیونکہ آج سے کئی سال قبل جبکہ دنیا میں ہر طرف دہریت اور بے دینی کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ خدا کی ہستی کا انکار عام ہو رہا تھا۔ مذہب کو فضول بلکہ نقصان رساں چیز سمجھا جاتا تھا۔ اور خیال کیا جاتا تھا کہ یورپ کا یہ سیلاب ضلالت تمام دنیا کو بہا کرلے جائے گا۔ اور خدا کا نام لینے والا دنیا میں کوئی نہ رہے گا۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے اسلام میں ایک ایسا انسان مبعوث فرمایا جس نے دنیا کے مقابلہ میں اپنی ظاہری ناتوانی اور بیکسی کے عالم میں جو انتہا کو پہونچی ہوئی تھی یہ اعلان فرمایا ؎

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آرہے ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کی کوئی عز و وقار
آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

آج یہ سب کچھ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ احرار یورپ دہریت سے سر ٹکرانے کے بعد خدا پرستی کی طرف آ رہے ہیں۔ مادہ پرستی سے ناامید ہو کر روحانیت کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اور سچے مذہب کی تلاش کر رہے ہیں ؛

آزاد قبائل کے خلاف تعزیری کارروائی اور ہندو

رعایا کے مختلف فرقوں میں دشمنی اور منافرت پیدا کرنا حکومت کے قانون کے رو سے جرم ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ آزاد سرحدی علاقہ کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کے متعلق حکومت کی طرف سے اسمبلی میں وجوہات پیش کرتے وقت اس بات کا قطعاً خیال نہ رکھا گیا کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ اس کا اثر رعایا کے مختلف طبقوں کے آپس کے تعلقات پر کیا پڑے گا جب سے یہ کہا گیا ہے کہ اس شورش کا سرغنہ حکومت انگریزی سے یہ مطالبات کر رہا ہے۔ کہ (۱) مسجد شہید گنج مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے (۲) وہ ہندو لڑکی جو مسلمان ہو کر ایک سرحدی کے ساتھ چلی گئی تھی۔ مگر عدالت نے ورثا کے حوالے کر دی۔ وہ مسلمانوں کو دے دی جائے۔ اسی دن سے ہندو اور سکھ اخبارات مسلمانوں کے خلاف منافرت انگیز مضامین شائع کر رہے ہیں۔ پنجاب کے مسلمانوں کا تو یہ قصور بتایا جاتا ہے۔ کہ آزاد قبائل کو جہاں "اخبار میں نہیں پہنچتیں۔ تقریروں کی آواز نہیں پہونچتی۔ اشتعال انگیز تحریروں کی سیاہی نہیں پہونچتی" یہ پٹی انہوں نے پڑھائی ہے۔ اور آزاد قبائل کے خلاف یہ جرم قائم کیا جا رہا ہے۔ کہ کوئی ترقی پسند ہندو یہ نہیں چاہتا۔ کہ سرحدات کے آزاد قبائل کو غلام بنایا جائے۔ مگر اس کا صلہ اس قسم کے مطالبات کی شکل میں مل رہا ہے۔ غرض مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کو منافرت پھیلانے کا ایک اور موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ حکومت کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ اپنے راز پبلک میں ظاہر کرے۔ پھر ایسا راز جو رعایا کے مختلف طبقوں میں منافرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں

(۳)

یسعیاہ باب ۶۰ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسلام کے مرکز یعنی مکہ مکرمہ میں ہونے والے واقعات بطور پیشگوئی بیان کئے گئے ہیں۔ جن کا ذکر آج کی صحبت میں کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:۔

"اُٹھ روشن ہو۔ کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا ہے۔ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائے گی۔ اور تیرگی قوموں پر۔ لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا۔ اور اس کا جلال تجھ پر نمودار ہوگا۔ اور قومیں تیری روشنی میں۔ اور سلاطین تیرے طلوع کی تجلی میں چلیں گے۔ اپنی آنکھیں اٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر۔ وہ سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ تجھ پاس آتے ہیں۔ تیرے بیٹے دُور سے آئیں گے۔ تیری بیٹیاں گودیں اُٹھائی جائیں گی۔ تب تو دیکھیگی اور روشن ہوگی۔ ہاں تیرا دل اُچھلے گا۔ اور کشادہ ہوگا۔ کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھرے گی۔ اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی۔ اونٹوں کی قطاریں اور مدیان اور عیفہ کی سانڈنیاں آکے تیرے گرد شمار ہوں گی۔ وہ سب جو سبا کے ہیں۔ آئیں گے۔ وہ سونا اور لبان لائیں گے۔ اور خداوند کی تعریفوں کی بشارتیں سنائیں گے۔ قیدار کی ساری بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی۔ نبیط کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ تیری منظوری کے واسطے میرے مذبح پر چڑھائے جائیں گے۔ اور میں اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی دوں گا۔ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکیں گے . . . کیونکہ اس نے تجھے بزرگی دی ہے۔ اور اجنبیوں کے بیٹے تیری دیواریں اٹھائیں گے اور ان کے بادشاہ تیری خدمتگزاری کریں گے۔ اگرچہ میں نے اپنے قہر سے تجھے مارا۔ پر اپنی مہربانی سے میں تجھ پر رحم کروں گا۔ اور تیری پھاٹکیں نت کھلی رہیں گی۔ تاکہ قوموں کی دولت کو تیرے پاس لائیں۔ اور ان کے بادشاہوں کو دھوم دھام کے ساتھ۔ کہ وہ قوم اور وہ مملکت جو تیری خدمت گزاری نہ کرے گی۔ برباد ہو جائے گی۔ ہاں وہ قومیں یک لخت ہلاک کی جائیں گی۔ لبنان کا جلال تجھ پاس آئے گا۔ سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ۔ تاکہ میں اپنے مقدس مکان کو آراستہ اور اپنے پاؤں کی کرسی کو رونق بخشوں۔ اور تیرے غارتگروں کے بیٹے بھی تیرے آگے نہرے ہوتے آئیں گے۔ ہاں وہ سب جنہوں نے تیری تحقیر کی۔ تیرے پاؤں پر پڑیں گے . . . . اس کے بدلے کہ تو ترک کی گئی۔ میں تجھے شرافت دائمی اور پشت در پشت کے لوگوں کا سرور بناؤں گا۔ آگے کو کبھی تیری سرزمین میں ظلم کی آواز نہ سُنی جائے گی۔ اور نہ تیری سرحدوں میں خرابی۔ تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور دروازوں کا نام ستودگی رکھے گی۔ تیرے لوگ سب راستباز ہونگے۔ اور ابد تک زمین کے وارث۔ اور میری لگائی ٹہنی۔ اور میرے ہاتھ کی کاریگری ٹھہریں گے۔ تاکہ میری زندگی ظاہر ہو۔ ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہوں گے اور ایک حقیر سے ایک قوی گروہ تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈھلے گا۔ اور تیرے چاند کا زوال نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا۔ میں خداوند اس کے عین وقت میں یہ سب کچھ جلد کرونگا"۔

اس حوالہ میں ان واقعات کو جو مکہ مکرمہ کی سرزمین کو پیش آئے۔ یا پیش آنے والے تھے۔ بطور پیشگوئی ذکر کیا گیا ہے۔ وہ زمین۔ اور وہ خدا کا سب سے پہلا گھر جو مدت سے ترک کر دیا گیا تھا۔ اور جسے قوموں نے بجائے خدا کے بتوں کا گھر بنا دیا تھا۔ اسے خدا تعالےٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ اُٹھ میں نے تیری بے حرمتی کرنے والوں کو ڈھیل دی تھی۔ لیکن وہ سرکش ہوتے گئے۔ اب میں تجھے روشن کروں گا۔ اور تیرے ذریعے لوگوں میں اپنا جلالی نور ظاہر کروں گا۔ وہ نور ایسا ہوگا۔ کہ دُنیا کی تاریکیاں تجھ سے نُور حاصل کرینگی۔ اور تو مرجع خلائق بن جائے گی۔ دُنیا کی سب سے بڑی تاریکی اور ظلم یعنی بت پرستی تیرے ذریعہ دُور ہوگی۔ یہاں تک کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو جائیگا کہ تیرے پاس شرک کیا جائے۔

پھر خدا فرماتا ہے۔ میں تجھ میں ایک ایسا نبی برپا کروں گا۔ جس سے بادشاہ اور قوموں کی قومیں روشنی حاصل کریں گی۔ شہنشاہوں کے شہنشاہ بھی تیرے محتاج ہوں گے۔ اور اسی پر بس نہیں۔ بلکہ ہر سال تجھ پر میں ایک ایسا وقت لایا کرونگا۔ کہ قوموں کو تو اپنے گرد اکٹھا پائیگی۔ شاہ و گدا سب تیرے گرد ایک ہی صف میں گھوم رہے ہونگے۔ اور وہ تیرے گرد جمع ہونے والے ملک عرب ہی کے باشندے نہ ہونگے۔ بلکہ تمام اکناف عالم سے تیرے پاس آیا کریں گے۔ اور تیری بیٹیاں جو حیوانوں سے بھی ذلیل سمجھی جاتی ہیں جنہیں زندہ درگور کر دیا جاتا ہے۔ ان کو عزت بخشی جائے گی۔ ان کی قدر کی جائے گی۔ اور قوموں کی دولت۔ اور بادشاہوں کے تخت تیرے قدموں تلے جمع کر دیئے جائیں گے۔ صفحۂ عالم پر یہ باتیں صرف مکہ معظمہ کو ہی حاصل ہیں۔

اونٹوں اور سانڈنیوں کا ذبح ہونا بھی مکہ مکرمہ سے ہی مخصوص ہے۔ ہر سال ہزاروں بلکہ لاکھوں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی تعریف کی بشارتیں بھی تکبیر و تلبیہ اور صوم وصلوٰۃ کے ذریعے اسی جگہ سنائی جاتی ہیں قیدار یعنی قبائل عرب کے سب لوگ اسی کے پاس جمع کئے گئے۔ اور ہمیشہ جمع ہوتے ہیں۔ اور نبیط کی اولاد کے مینڈھے اور مال وزر وغیرہ بھی یہیں پر ہی جمع کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کی خاطر اور ابراہیمی قربانی کو تازہ کرنے کے لئے بھی اسی جگہ ہزاروں قربانیاں کی جاتی ہیں۔ پھر اسی گھر کو اللہ تعالےٰ نے وہ بزرگی اور شان وشوکت عطا کی۔ کہ آج کوئی غیر مسلم حکومت اس پر حملہ کرنے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتی۔

پشت در پشت اسی گھر کی بزرگی قائم رہی۔ تمام مذاہب کے معبد اور مرکز برباد ہوئے۔ مگر اس کو اللہ تعالےٰ نے اب تک محفوظ رکھا۔ اور قیامت تک رکھے گا۔ دُنیا میں ہزاروں آندھیاں آئیں۔ سیلاب آئے طوفان بے تمیزی برپا ہوئے۔ مگر اس درخت کا کوئی کچھ بھی بگاڑ نہ سکا۔ بلکہ ایک ٹہنی سے ہزار شاخیں پیدا ہوئیں۔ اور حقیر سے قوی پیدا ہوا۔ اسی کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ ہے۔ کہ:۔ واذکروا اذ کنتم قلیلا فکثرکم۔ کہ اے لوگو۔ وہ اس وقت کو یاد تو کرو۔ جب تم ایک چھوٹا سا پودا تھے۔ لیکن ہم نے تم پر ایسا فضل کیا۔ کہ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا نظارہ دکھا دیا۔ اور ایک یتیم بچے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے تمہیں ایسا قوی گروہ بنا دیا۔ کہ دُنیا تمہارے ناموں سے قیامت تک کانپے گی۔ وہ "سورج پھر کبھی نہ ڈھلے گا" یہی تھا۔ جس کا ملک عرب سے طلوع ہوا۔ اسی سورج کا ایک پرتو قادیان کی مقدس سرزمین پر پڑا۔ جس کی روشنی نے چاند کی طرح تیرہ سو سال بعد پھر تمام جہان کو روشن کر دیا۔ تا خدا تعالےٰ کے یہ الفاظ پورے ہوں۔ کہ تیرے چاند کا زوال نہ ہوگا۔ پس یہ باتیں عین وقت پر پوری ہوئیں ان فی ذالک لایٰۃ لمن یتفکر و یتدبر:۔ خاکسار محمد صدیق صدیق۔ مولوی فاضل "جامعہ" از امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن کے نواحی قصبہ انفیلڈ میں ایک احمدی مبلغ کا اسلام پر لیکچر

یورپ اپنی مشکلات کا حل اسلام میں ہی پا سکتا ہے

انفیلڈ نواحی لنڈن میں ایک بہت بڑا قصبہ ہے۔ اس کے روٹری کلب کے مطبوعہ پروگرام میں ایک تقریر "اسلام" پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی مقرر تھی۔ لیکن چونکہ وہ بعض وجوہات کی بنا پر مقررہ تاریخ پر انفیلڈ نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مجھے تقریر کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ میں نے ایک تقریر تیار کی۔ جس میں ان ذرائع کا ذکر کیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا میں امن اور مختلف اقوام اور حکومتوں کے درمیان روادارانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ میں نے ضمیر کی آزادی بیان کیا۔ اور اس ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کی اصل غرض بھی بیان کی۔ میں نے کہا تاریخ عالم مذہبی اختلافات کی بنا پر جنگوں اور جھگڑوں کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہزارہا نفوس صرف مذہبی اختلافات کی بنا پر اس لئے قتل کئے گئے۔ کہ انہوں نے ظالموں کے مذہب کے خلاف مذہب اختیار کر لیا تھا۔

اسی طرح جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام الہٰی پہونچایا۔ تو آپ پر اور آپ کے اصحاب پر مشرکوں نے نہایت درجہ بے رحمانہ ظلم وستم کئے۔ کئی مسلمان قتل کئے گئے۔ اور بہت سے مدتوں تک ان کے ظلم کا تختۂ مشق بنے رہے۔ اور بعض نے دوسرے ممالک کی طرف ہجرت کر کے ظلم سے رہائی حاصل کی۔ یہ تمام ظلم وستم صرف اس لئے کیا گیا۔ کہ وہ اس بات پر ایمان لائے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک ہے۔ اور یہ کہ بنی نوع آپس میں بھائی بھائی ہیں بہت سے انفرادی حملے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کر دینے کے لئے کئے گئے۔ مگر آخر کار دشمنوں نے ہر ایک قبیلہ سے ایک ایک جوان منتخب کر کے آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ تب آپ وہاں سے مدینہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں بھی آپ اور آپ کے ساتھی دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ نہ تھے۔ کیونکہ آپ کے دشمن یہ مصمم ارادہ کر چکے تھے۔ کہ وہ تلوار کے زور سے اسلام کا نام ونشان مٹا دیں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ضمیر کی آزادی جو انسان کا پیدائشی حق ہے۔ اس سے مسلمانوں کو محروم کیا گیا تھا۔ سو جب دشمن اپنے ظالمانہ حملوں سے نہ رکے تو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی۔ اور پھر اس کے ذریعہ اسلام نے حریت ضمیر دنیا میں قائم کی چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تم ان سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک لڑو جب تک کہ مذہبی آزادی قائم ہو جائے۔ اسی طرح فرمایا۔ اے رسول تم اعلان کر دو۔ کہ تمہارے خدا کی طرف سے حق آگیا ہے۔ پس جو چاہے اپنی مرضی سے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کر دے۔ نیز فرمایا کہ مذہب میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ اور فرمایا کسی نفس کو قتل مت کرو۔ جس کے قتل سے اللہ تعالےٰ نے روکا ہے۔ مگر حق کے ساتھ۔ اور جو کوئی شخص سوائے اس شخص کے جو زمین میں فساد پھیلانے کا مجرم ہو۔ یا قاتل ہو کسی کو قتل کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا یہ وہ پیغام ہے۔ جو اسلام نے دنیا کو دیا۔ اور مذہبی معاملات میں ضمیر کی آزادی دنیا میں اسلام کے پھیلنے اور اسلامی گورنمنٹوں کے اپنی رعایا کی نظروں میں محبوب ہونے کا باعث تھی اور میرے نزدیک گورنمنٹ برطانیہ کی کامیابی کا بھی یہی راز ہے۔ کہ اس نے اپنی تمام رعایا کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ سو اسلام نے دنیا میں امن قائم کرنے اور مابین الاقوامی تعلقات کو درست بنانے کے لئے ایک اصل یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ مذہبی آزادی دی جائے۔ اور جو شخص جس مذہب کو قبول کرنا چاہے۔ وہ بخوشی خاطر قبول کر سکے۔

جب میں نے لیکچر ختم کیا تو پریذیڈنٹ نے شکریہ کے بعد کہا۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ہم میں سے کسی کو ان امور کے متعلق سوال دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہمیں یقیناً اسلام کے متعلق ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ جن سے چند منٹ پہلے ہم ناواقف تھے۔ اب میں روٹیرین جی ایم۔ سائمنڈ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام ممبروں کی طرف سے شکریہ ادا کریں۔ چنانچہ سائمنڈ نے کہا اسلام کے متعلق لیکچرار نے آج جو بیان دیا ہے۔ وہ ہم نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا ہے۔ اور میں نہایت صفائی سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ آج یورپ اپنی مشکلات کا حل اسلام میں ہی پا سکتا ہے۔ وہ اصول جو آج سے ایک ہزار سے زائد برس پہلے اسلام نے بتائے۔ ہمارے ان نئے افکار سے جو امن عالم کے قیام کے لئے ہم پیش کرتے ہیں بہت بہتر ہیں۔ اور ضمیر کی آزادی جس پر اسلام نے زور دیا ہے۔ اس کی یورپ میں اب بھی ضرورت ہے۔ آخر میں میں انفیلڈ روٹری کلب کے تمام ممبران کی طرف سے سپیکر کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس پر میٹنگ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

سابق شاہ انگلستان کی عیسائیت سے بیزاری

مصری اخبار "الہلال" کے ذریعہ یہ خبر ہندوستان میں پہونچی ہے۔ کہ

آج کل لنڈن کے اخبارات میں عام طور پر ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ) کا زیادہ تر تذکرہ نظر آتا ہے۔ تاج وتخت سے دستبرداری کے بعد اس قدر زیادہ ان کے معاملات میں دلچسپی نہیں رہی تھی۔ لیکن حال ہی میں ایک نامہ نگار کے بیان نے عوام کی توجہ دوبارہ ڈیوک موصوف کی طرف منعطف کر دی ہے۔ نامہ نگار موصوف کا بیان ہے۔ کہ "ڈیوک آف ونڈسر نے دوران ملاقات میں بیان کیا۔ کہ میں ایسے مذہب کے حلقہ میں زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکتا۔ جو تخت وتاج چھیننے کے بعد بھی کسی کو شخصی آزادی کے حقوق عطا نہیں کرتا۔"

اس بیان کے شائع ہونے کی وجہ سے عوام میں بہت قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ اخبارات بھی اپنی فکر کے مطابق اظہار خیال کر رہے ہیں۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ مسز سمپسن کے ساتھ شادی کرنے سے قبل ہی عیسائی مذہب ترک کر کے اسلام قبول کر لیں گے۔ اور جمہوریہ ترکیہ کے پایۂ تخت انگورہ میں مستقل قیام کریں گے۔ وہ انسان جس نے اپنے

حقیقی نجات اور ترقی مذہب سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسمانی صحت کی درستی

جس طرح ہر شعبہ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے صحت کا درست ہونا ضروری ہے۔ اور صحت قائم رکھنے کے لئے محکمہ حفظانِ صحت کا ہونا ضروری ہے اسی طرح ضروری ہے۔ کہ لوگوں کو ایسے اصول اور ہدایات بتائی جائیں۔ جن پر عمل کرنے سے وہ روحانی و دنیوی ترقی کر سکیں۔ ایسی ہدایات اور مفید نتائج کا نام مذہب ہے اور میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا کو مذہب کی ضرورت ہے۔

تعلیم و تربیت

ہر شخص خواہ دہریہ ہو۔ اس بات کا قائل ہے کہ ہر ایک بچہ تعلیم و تربیت کا محتاج ہوتا ہے اور تعلیم و تربیت کا نام مذہب ہے جس میں تمدنی معاشرتی اخلاقی اور روحانی تعلیم و تربیت کی جاتی ہے۔ بلکہ اعلیٰ تعلیم و تربیت تب ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ ان ہدایات کو جو مذہب نے مندرجہ بالا پہلوؤں کے متعلق دی ہیں۔ مدنظر رکھا جائے؛

مقصد زندگی

دنیا کی ہر چیز کسی مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور انسان ان تمام اشیاء سے فائدہ اٹھاتا اور متمتع ہوتا ہے۔ بلکہ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ تمام اشیاء کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے کام آئیں۔ واقعات اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ تمام اشیا سے انسان متمتع ہوتا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب تمام دنیا کی اشیا انسان کی خدمت کیلئے پیدا کی گئی ہیں۔ تو انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ کیونکہ اتنی اہم ہستی جس کی خدمت کے لئے زمین و آسمان کو لگایا گیا ہے۔ کیا بلا کسی مقصد کے پیدا کی گئی ہے۔ کیا اس کی زندگی کا صرف اتنا ہی مقصد ہے۔ کہ دنیا کی اشیاء سے فائدہ اٹھائے اور مر جائے۔ نہیں بلکہ اس کی زندگی کا خاص مقصد ہے۔ جو اس کے اس احساس سے جو فطرتی طور پر اس کے اندر ہے۔ کہ میرے لئے یہ سب کچھ پیدا کیا گیا ہے۔ اور جس ہستی نے مجھ پر اس قدر احسانات کئے ہیں۔ اس محسن کو ڈھونڈوں اور پاؤں۔ اور اس کے سامنے شکر و محبت کے جذبات کا تحفہ پیش کروں پس مذہب اس مقصد زندگی کو جس کے لئے روح کے اندر احساس پایا جاتا ہے۔ بتاتا ہے۔ پھر اسی مقصد کے حصول کے ذرائع اور وسائل سے کما حقہ آگاہ کرتا ہے

ایک نظریہ پر ایک نظر

آج کل بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ صرف ایسے اصول اور قواعد کی ضرورت ہے۔ جن کے جاننے سے سوسائٹی قائم رہ سکے۔ اور ترقی کر سکے۔ اور ایسے اصول عام طور پر معروف اور معلوم ہیں۔ مثلاً سچ بولنا ظلم نہ کرنا وغیرہ اور ایسے اصول انسان خود بنا سکتا ہے۔ مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ جامع و مانع اصول بنانے کے لئے ہر بات کے نشیب و فراز روشن و تاریک پہلو۔ اس کے آغاز و انجام کا علم ہونا ضروری ہے پس اس بات کے لئے دوربینی اور وسعت علم کی ضرورت ہے۔ مگر انسان کی طاقتیں محدود ہیں۔ علم۔ تجربہ۔ قیاس۔ بلند پروازی سب محدود ہیں۔ اس لئے اس کے تیار کردہ اصول بھی ناقص اور نامکمل ہونگے۔ کیونکہ ایک وقت میں ایک بات کو انسان مفید سمجھ کر اختیار کرتا ہے لیکن تجربہ اور انجام سے وہ بات نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اور بعض مفید باتیں اس کی نظر سے اوجھل رہ جاتی ہیں۔ پس اگر ناقص علم اور ناقص تجربہ والے انسان کے بنائے ہوئے اصول پر سوسائٹی کی ترقی کا دارومدار رکھا جائے گا۔ تو یہ نقصان رساں ثابت ہوگا۔

پس مقنن ایسی ہستی ہونی چاہیئے جس کا علم ہر پہلو سے کامل ہو۔ تاکہ اس کے بنائے ہوئے اصول ہر نقص سے پاک اور ترقی کے لئے یقینی ہوں۔ ایسی ہستی صرف خدا کی ہی ہستی ہے۔ جو علیم کل ہے۔ جس کے بنائے ہوئے اصول انسانی فطرت کے مطابق اور مفید ہیں۔ کیونکہ وہ انسانی فطرت کا خالق ہے پس سوسائٹی کے لئے قوانین کی بلکہ جامع و مانع قوانین کی ضرورت مذہب کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ مذہب سے مراد ایسے قوانین ہیں۔ جو خدا علیم نے قائم کئے ہوں۔

مذہب پر ایک غلط اعتراض

عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ مذہب نے دنیا میں فتنہ و فساد پیدا کر دیا ہے۔ اہل مذاہب آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے رہتے ہیں۔ اس لئے مذہب کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ اعتراض بھی تنگ خیال سے پیدا ہوا ہے۔ کیا دنیا میں سیاسی جنگیں نہیں ہوتی رہیں۔ پھر کیا سیاست بری چیز ہے۔ اور سیاسی نظام درہم برہم کر دینا چاہیئے۔ گاؤں اور شہروں والے آپس میں لڑتے بھڑتے نہیں۔ تو کیا گاؤں اور شہروں کو اجاڑ دیا جائے۔ اگر لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ تو کیا ہسپتالوں کو بند کر دیا جائے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ لوگوں کے بیمار ہونے سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ڈاکٹری کا محکمہ نہایت ضروری ہے۔ لوگوں کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے محکمہ حفظانِ صحت توڑنا نہیں چاہیئے۔ ہاں اگر محکمہ حفظانِ صحت کے اصول ایسے ہیں۔ کہ اُن پر عمل کرنے سے لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ تو ان میں تبدیلی کریں۔

پس لوگوں کے فتنہ فساد کا وہی مذہب ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ جو فتنہ و فساد کی تعلیم دے۔

دراصل فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑے سچے مذہب پر نہ چلنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے دنیا میں امن قائم کرنے اور سوسائٹی کی ترقی کے لئے دنیا کو قابل عمل اور نتائج پیدا کرنے والے مذہب کی ضرورت ہے۔

خاکسار

ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا

صحت کیلئے دودھ کا استعمال

لندن کی ہیلتھ اڈوائزری کمیٹی نے لوگوں کی صحت کو ترقی دینے کے متعلق اپنی رائے شائع کی ہے۔ جس سے دودھ کے فوائد پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ کمیٹی کا خیال ہے۔ کہ ہر ایسا شخص جس کی عمر سولہ سال کے اندر ہو۔ ایک پائنٹ دودھ روزانہ پیئے۔ اور اس کا بیشتر حصہ صبح ناشتہ کے وقت استعمال میں لائے۔

قدرتی علاج کے ماہرین بھی اس اصول کے بیحد حامی نظر آتے ہیں۔ ان کے ۳۰ سالہ تجربوں نے ان پر واضح کیا ہے۔ کہ بچوں اور جوانوں کے لئے دودھ اور پھلوں کا ناشتہ بے حد مفید اور طاقت بخش ثابت ہوتا ہے معمولی ملی جلی غذاؤں میں کلشیم فاسفورس اور حیاتین سی اور ڈی کی عموماً کمی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے کئی امراض رفتہ رفتہ رونما ہو جاتے ہیں۔ دودھ ایک ایسی غذا ہے۔ جس میں قوت جسمانی برقرار رکھنے کی ہر صفت موجود ہے۔ اس میں پروٹین۔ شکر چربی اور حیاتین کے کئی اجزا کے علاوہ جماداتی اجزا یعنی چونا اور شورہ وغیرہ بھی زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں۔ لہذا ہر مرد عورت اور بچے کے لئے روزانہ دودھ کا استعمال بے حد ضروری ہے۔ جوانوں کو روزانہ ایک پائنٹ اور بچوں کو جن کی نشوونما کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک کوارٹ روزانہ دینا چاہیئے۔ یہ مقدار اوسطاً کم ہی ہے۔ تاہم صحت کی افزائش کے لئے بہت کافی ہے:؛

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

جاوا میں تبلیغِ اسلام

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ فروری کے آخری ہفتہ تک میں چانجور ہی رہا۔ باقاعدہ ہر جمعہ کی رات کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا جاتا جس میں صداقت حضرت مسیح موعود کے متعلق لیکچر دیئے جاتے۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے انفرادی تبلیغ کا موقعہ بھی ملتا رہتا۔ ۱۹ فروری کو میں ایک احمدی دوست کے ہمراہ مسٹر ناتا نگارا صاحب کے پاس جو کہ "چانجور" میں جج ہیں۔ گیا۔ ابتدائے گفتگو میں انہوں نے تقدیر کے متعلق چند سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ اس کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ دوران گفتگو میں اور بھی چند اصحاب موجود تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے خود ہی کہا کہ "مجھے تین سال میں اتنی خوشی نصیب نہیں ہوئی جتنی کہ آپ سے دو گھنٹہ مل کر حاصل ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل کو قبول احمدیت کے لئے کھول دے۔

چانجور میں نماز عید الاضحےٰ

۲۱ فروری کو عید الاضحیٰ کا دن تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چانجور میں احمدیہ جماعت نے پہلی دفعہ نماز عید ادا کی اس روز ۳۰ کے قریب احمدی نماز میں موجود تھے۔ نماز پڑھانے کے بعد میں بانڈونگ چلا گیا۔ جو کہ یہاں سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں صرف ایک ہی دن ٹھہرنا تھا۔ اور شام کو واپس آنا تھا۔ اس لئے صرف دو اصحاب سے گفتگو کا موقعہ ملا جن میں سے ایک صاحب وہاں کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ناظم ہیں اور دوسرے ایک سکول میں ٹیچر۔ تین گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ دوسرے صاحب جو کہ ٹیچر ہیں۔ انہوں نے دوبارہ وہاں آنے کے لئے کہا۔ وہ نہایت دلچسپی سے قادیان کے حالات بار بار سنتے تھے۔

ایک پادری سے گفتگو

چانجور میں مدت سے عیسائی مشن قائم ہے۔ مگر چند چینی لوگوں کے سوا اور لوگ عیسائیت میں شامل نہیں ہوئے ۲۳ فروری کو شام کے وقت میں وہاں کے ایک پادری صاحب کے مکان پر گیا تقریباً آدھ گھنٹہ سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ انہوں نے کہا آپ آج رات ۹ بجے ہمارے کلب ہوس میں آئیں۔ وہاں ہمارا جلسہ ہے۔ اور بائیبل کے متعلق جو بھی آپ گفتگو کرنا چاہیں وہاں کر لیں۔ ۷ بج چکے تھے۔ میں واپس مکان پر آیا نماز مغرب ادا کرنے کے بعد وہاں جانے کی تیاری کی۔ اور ۸ بجے وہاں جا پہنچا۔ میرے ہمراہ تقریباً دس گیارہ احمدی مرد عورتیں بھی ہو لیں۔ ان کا لیکچر شروع تھا کہ ہم وہاں پہنچ گئے۔ پادری صاحب نے اپنے لیکچر میں خاص طور پر آخری زمانہ کے متعلق ذکر کیا۔ اور اپنی جماعت Pink Chin Movement کی نصیحت کی وہ آج کل جھوٹی مسیحوں سے بچیں جلسہ کے ختم ہونے کے بعد میں نے ان سے چند منٹ کی اجازت مانگی۔ اس پر وہ خاموش سے ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ پبلک سے پوچھیں۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس پر میں نے ان کو ان کا وعدہ یاد دلایا کہ شام کو آپ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ آپ بے شک سوالات کریں مگر اب تو آپ صاف انکار کر رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے پھر پبلک سے پوچھنے کے لئے کہا۔ تب میں نے باواز بلند ملائی زبان میں لوگوں سے پوچھا کہ "کیا آپ لوگ چند منٹ میرے الفاظ سنیں گے۔ اس پر سب خاموش بیٹھ گئے۔ اور رضامندی کا اظہار کیا۔ اب اس سٹیج پر جہاں پادری صاحب کھڑے تھے میں کھڑا ہو گیا۔ اور بائیبل کھول کر پبلک کو مخاطب کیا اور متی باب ۲۴ سے مسیح کی دوبارہ آمد اور نشانات آمد کو بیان کیا۔ اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ موعود مسیح آ چکا ہے اور اب اس کا خلیفہ قادیان انڈیا میں موجود ہے۔ اس امر کو واضح کرنے کے بعد پادری صاحب کو چیلنج دیا کہ آپ اس وقت بائیبل سے ہی میرے ساتھ ان مسائل کے متعلق تصفیہ کریں۔ الوہیت مسیح؟ کیا مسیح صلیب پر فوت ہوئے۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ چونکہ میرا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے میں بیٹھ گیا۔ اب پبلک خاموش بیٹھی تھی۔ کہ شاید پادری صاحب جواب دیں گے مگر پادری صاحب چپکے سے سٹیج سے اتر آئے۔ اور دروازہ کھول کر چلنے کو تیار ہو گئے۔ اس پر لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور میرے گرد جمع ہو گئے۔ پادری صاحب یہ دیکھ کر پھر لوٹے اور کہنے لگے۔ آپ نے اگر گفتگو کرنی ہو تو آئندہ ہفتہ ہمارے بڑے پادری صاحب آئیں گے۔ ان سے کریں۔ مگر باوجود اس کے لوگوں میں سے بعض نے حضرت مسیح موعود کے حالات دریافت کئے جو کہ ۱۵ منٹ تک میں نے بیان کئے اس کے بعد ہم سب واپس آ گئے۔

صبح ۱۰ بجے چانجور کے دوسرے پادری صاحب جو کہ یورپین ہیں۔ اور ۲۵ سال چین میں بطور مشنری کام کرتے رہے ہیں۔ ان کے مکان پر گیا۔ ان سے سلسلہ گفتگو انگریزی میں شروع ہوا۔ ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ جب میں بائیبل کے متعلق گفتگو کرتا تو وہ کہہ دیتے۔ کہ ہم تو بائیبل کو اب قابل اعتبار ہی نہیں سمجھتے۔ آخر میں وہ اندر گئے اور ایک کتاب نکال لائے اور کہا کہ یہ ہمارے اعتقادات ہیں۔ آپ اس کتاب کو پڑھیں اور پھر انشاء اللہ صبح گفتگو کریں گے۔

صبح پھر اس کتاب کو ہاتھ میں لئے پادری صاحب کے ہاں حاضر ہوا۔ اس وقت ان کا سکول جانے کا وقت تھا صرف ادھ گھنٹہ کے قریب تثلیث کے متعلق گفتگو ہوئی۔ وہ یہی کہتے رہے۔ کہ یہ عقیدہ سچا ہے مگر میرے دلائل کا جواب نہ دے سکے اس کے بعد مجھے بٹاویہ آنا پڑا کیونکہ احمدیہ مسجد کا افتتاح تھا۔ افتتاحی جلسہ میں تقریباً ۲۰۰ کے قریب آدمی موجود تھے مولوی عبدالواحد صاحب مسٹر کتبا تماجا صاحب اور میں نے یکے بعد دیگرے صداقت سلسلہ احمدیہ پر تقاریر کیں۔

بٹاویا۔ پچت اور بوگر میں تبلیغ

بٹاویا میں مولوی عبدالواحد صاحب کے ہمراہ حاجی اگو سلیم۔ جو کہ یہاں کے اسلامی لیڈروں میں سے ایک ہیں۔ ان کے مکان پر گیا اور ان سے ملاقات کی۔ دوسری ملاقات مسٹر جو گوسنتو مو سے ہوئی جو کہ یہاں کے شیعوں کے لیڈر ہیں۔ دونوں سے سلسلہ کی صداقت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

اس کے بعد مجھے چند روز کے لئے واپس چانجور جانا پڑا۔ کیونکہ وہاں جلسہ تھا جس میں میرا لیکچر "اصحاب کہف" کے متعلق تھا لیکچر رات ½۱۱ بجے تک جاری رہا۔ نماز جمعہ پڑھانے کے بعد میں "پچت" گیا وہاں ایک نئے مذہب کے لوگ ہیں جنہیں "محققین" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ان کے لیڈر مولوی ابوبکر صاحب ہیں۔ ایک رات اس انجمن کے ایک معتبر شخص سے ملنے کا انتظام کیا۔ اور سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پچت میں مسٹر جین سن سے پھر ملاقات ہوئی۔ انہیں دن بدن سلسلہ کی محبت پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس بار انہوں نے نہایت ہی تعجب سے سوال کیا کہ "عزیز جو آپ

المخطب

دوشیزہ عمر ۱۶-۱۵ سال انگریزی مڈل پاس مقبول صورت پاکیزہ سیرت امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ (نوٹ) لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو۔

(سید) بہادل شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا۔ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعترافِ حقیقت

شخص اعتراف حقیقت سے گریز کرے۔ وہ انسان کہلانے کا شرف حاصل نہیں کر سکتا۔ نیز حق کو پوشیدہ رکھنا گناہ عظیم ہے۔ یا بالفاظ دیگر۔ اظہار حقیقت نہایت درجہ کی نیکی ہے۔ اس لئے میں ایک اہم امر کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔

میں عرصہ سے تحریک قادیان اور جماعت احمدیہ کو اپنے زاویہ نگاہ کی کسوٹی پر پرکھ رہا تھا۔ اور تحقیق حق میں مصروف تھا۔ اور یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ غیر مذاہب کے لوگ عموماً اور مسلمان خصوصاً اس جماعت کی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ انجام کار میں اسی نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ تعصب کی پٹی باندھ لینے کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں اسلام میں تنظیم ایک اعلیٰ ترین چیز ہے۔ چنانچہ حضرت سرورِ کائنات فخر موجودات ختم المرسلین سردارِ دو جہان محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنظیم پر بہت زور دیا۔ اور مساوات کی روح پھونکی۔ جس سے اسلام عالمگیر مذہب بن کر شاہراہ ترقی پر گامزن ہوا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو تحریک دنیائے اسلام کے سامنے خصوصاً اور مذاہب عالم کے سامنے عموماً پیش کی ہے۔ اس کے متعلق بھی ہمیں اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ نہایت ہی مفید ہے۔ آپ نہایت مستقل مزاج تھے۔ آپ کی ابتدائی نشوونما نہایت سادہ اور مہذب گھرانے میں ہوئی۔ ہوش سنبھالتے ہی اس غور و فکر میں پڑ گئے۔ کہ وہ مسلمان جو دوسرے کی اصلاح کے لئے کھڑے کئے گئے تھے۔ آج خود قابل اصلاح ہیں۔ وہ تنظیم جیسے اعلیٰ ترین اصول کو کھو کر قعر مذلت میں گر گئے ہیں۔ اور وہ وقار جو مسلمانوں کو اسی زریں اصول پر عامل ہونے کی وجہ سے حاصل تھا کھو بیٹھے ہیں میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر رہا۔ کہ آیا مرزا صاحب موصوف نبی یا مجدد زمان تھے بلکہ اس بات کا معترف ہوں۔ کہ آپ نے دین اور دنیاوی نقطہ نگاہ سے اہل اسلام کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً قابل قدر خدمت کی ہے۔ اور انہیں حقیقی راستہ دکھا کر ایسا لائحہ عمل پیش کیا ہے جو لاثانی ہے۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں میں نئی روح ڈالی۔ جو جو خامیاں ہیں۔ ان کی اصلاح کے لئے مسلسل کوشش فرمائی۔ اور براہین احمدیہ جیسی بے نظیر کتاب تصنیف کر کے عوام کو مرہون منت کیا۔ اور اسلام کی وہ خدمات سرانجام دیں۔ جو چار دانگ عالم میں قیامت تک روز روشن کی طرح چمکتی رہیں گی چودھویں صدی میں تمام دشمنان اسلام خصوصاً نصاریٰ و آریہ اقوام کی یورشوں کے دندان شکن جواب دئے۔ اور ان کے پراپیگنڈا کی تردید کر کے اہل اسلام کو ممنون فرمایا۔ اور جماعت قائم کر کے اسلامی تنظیم کا وقار قائم کیا۔ اس وقت ان کے موجودہ خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی بھی خدمات قابل تسلیم ہیں۔ آپ ایک نہایت جلیل القدر ہستی ہیں۔ مسلمانوں کا درد دل میں رکھنے والے ہیں۔ کل کی ہی بات ہے۔ کہ آپ نے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں اپنی قابل قدر خدمات پیش کیں۔ گو مذہب کے اجارہ دار مسلمانوں نے قبول نہیں کیں۔ آپ کا حسن اخلاق آپ کی سب صفات کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔

احقر۔ محمد شریف از بھنگالہ ضلع ہوشیار پور

انجمن دیہات سدھار اٹھوال کی قراردادیں

۲۱ مارچ کو انجمن دیہات سدھار اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری محمد بخش صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہو کر باتفاق آراء منظور ہوئیں۔ (۱) انجمن ہذا کا یہ عام اجلاس ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کے اس اقدام پر کہ اس نے امدادی مدارس کی امداد بند کرنے کے متعلق کیا ہے۔ اظہار افسوس کرتا ہے کیونکہ ایک طرف تو بڑے زور سے یہ ادعا کیا جاتا ہے۔ کہ تعلیم کو پھیلانے کے لئے محکمہ تعلیم ہر ممکن کوشش اختیار کر رہا ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ حال ہے۔ کہ جن مدارس (امدادی) کا ڈسٹرکٹ بورڈ پر چنداں بار نہیں پڑتا۔ ان کی امداد سے بھی گریز کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ دیکھا جائے۔ تو ڈسٹرکٹ بورڈ کو امدادی مدارس کو مزید دستت دینا چاہئے تھی۔ کیونکہ یہ صورت محکمہ تعلیم کی اصل غرض کو پورا کرنے کے علاوہ بہت ہی کم خرچ ہے۔ علاوہ ازیں جس امداد کے بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہ دراصل اس سال کی نہیں بلکہ ۱۹۳۵-۳۶ء کی ہے۔ جس کے روکنے کی کوئی وجہ نہیں۔ پس انجمن ہذا کا یہ اجلاس عام استدعا کرتا ہے۔ کہ محکمہ تعلیم اس آرڈر کو منسوخ کرنے کے علاوہ زنانہ مدارس کی امداد میں بھی کسی قسم کی کمی نہ کرے۔ کیونکہ ڈسٹرکٹ بورڈ زنانہ مدارس میں بھی بعض ان ٹرینڈ استانیاں موجود ہیں۔

(۲) اس کارروائی کی نقول جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر محکمہ تعلیم پنجاب۔ جناب کمشنر صاحب بہادر دیہات سدھار پنجاب۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور۔ جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس گورداسپور۔ جناب اے۔ ڈی۔ آئی صاحب سب ڈویژن گورداسپور اور پریس کو بھیجی جائیں۔

خاکسار۔ محمد رمضان انور سکرٹری انجمن دیہات سدھار اٹھوال۔

قیمت

عام حالت میں جب کہ نام۔ عمر۔ تاریخ وفات درج کرنی ہو۔ بیار دمائن (۱۰ × ۱۲) بیرون قادیان علاوہ مذکورہ بالا قیمت کے خرچہ ریل وغیرہ بذمہ خریدار آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی لازمی ہے کتبہ کا وزن عام طور پر چار پانچ سیر ہوتا ہے۔ اور باسانی گاڑی میں بھیجا جا سکتا ہے

قبروں کے کتبے

سفید۔ سیاہ۔ سبز۔ نیلے سرخ ہر رنگ میں سیمنٹ کے بنے ہوئے مضبوط پائدار کبھی نہ مٹنے والے حروف میں

ملنے کا پتہ:- کنکریٹ انڈسٹریز ہوزری۔ روڈ قادیان

گارنٹی

۵-۱۰- یا بیس سال کے بعد یا کبھی بھی کتبہ کے حروف مٹ جاویں تو قیمت ادا شدہ واپس کی جاوے گی آرڈر پر ہر سائز کا کتبہ تیار ہو سکتا ہے قیمت واجبی

توجہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

بعض انجمنوں کو منظوری صدر انجمن احمدیہ قادیان گرانٹ ملتی ہے وہ گرانٹ کی رقم چندہ سے وضع کر لیتی ہیں۔ اور چندہ میں بعض رقوم حصہ آمد و حصہ جائداد وصیت کی ہوتی ہیں۔ ایسی رقوم گرانٹ میں وضع ہو جانیکی وجہ سے باقاعدہ داخل خزانہ نہیں ہوتیں۔ بدیں وجہ موصیوں کے ذمہ بقایا رہتا ہے۔ جب موصیوں سے بقایا کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ سخت پریشان ہوتے ہیں۔ آئندہ کیلئے وصیت کی مد کا روپیہ گرانٹ میں وضع نہ کیا جائے۔ دوسرے چندوں کو وضع فرمایا کریں۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا جس کا رنگ گندم گون ہے۔ بدن پتلا۔ ناک سیدھی۔ آنکھیں سیاہ۔ ہونٹ باریک۔ عمر دس سال عرصہ تین ماہ سے لاہور میں گم ہو گیا ہے۔ تلاش کرنے کی مجھے طاقت نہیں۔ سخت متفکر ہوں۔ اگر کسی بھائی کو اس کا پتہ لگے تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر میری دلی دعائیں حاصل کریں۔

خاکسار۔ جیبو معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان

ایک احمدی انجنیئر کی ضرورت

اگر ریاست رامپور۔ یو۔ پی کے ملحقہ اضلاع بریلی۔ پیلی بھیت۔ بدایوں۔ نینی تال۔ شاہجہانپور میں یا ان اضلاع کے ملحق کوئی احمدی انجنیئر ہوں تو مجھ کو اطلاع دیں۔ دیگر اگر کوئی احمدی صاحب تجارت پیشہ یا متلاشی تجارت میری شرکت میں تجارت کرنا چاہیں

تو وہ بھی اطلاع دیں۔ میں ایک تجارت شروع کرنا چاہتا ہوں۔

خاکسار۔ سید احمد۔ وکیل احمدی رامپور اسٹیٹ یو۔ پی۔

چیچک کیلئے ایک نسخہ

جب مریض کو چیچک نکلنے کا آغاز ہو۔ تو BAPTISIA نمبر ۳۰ ایک خوراک روزانہ تین دن تک دیں

بعد ازاں YACCINIUM. نمبر ۳ دینے سے چوبیس گھنٹے میں مریض کو آرام ہو جائے گا۔ انشاء اللہ آبلے مرجھا جائیں گے۔ دونوں دوائیں ہومیوپیتھک ہیں اور کھلائی جائیں گی۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

تلاش دوست

منشی غلام رسول صاحب ساکن کلانور

سابق ٹھیکیداری نہر بار ڈویژن جہاں بھی ہوں۔ فوراً اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ میں ملازمت میں بعض مشکلات کے باعث مجبور ہو گیا ہوں۔ کہ کسی کاروبار کے لئے آپ سے مشورہ کرکے آپ کا ساتھی بن جاؤں

عصمت اللہ معرفت چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ پاک پٹن

تعارف

ہومیوپیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورتمند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے اپنے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔ ایم ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

قلیل سرمایہ کی تجارت

بمبئی کی مشہور احمدی فرم

اگر آپ قلیل سرمایہ سے کوئی آسان تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے کٹ پیس (پارچہ) کی تجارتی گانٹھ لیتی یکصد یا دو صد روپیہ منگوا کر فروخت کریں۔ جس میں خوشنما۔ دلکش وضع کا ماں پسند ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونیوالا ارزاں بھیجا جاتا ہے۔ نمونہ کا بنڈل پچاس روپیہ کا ہے۔ چوتھائی رقم پیشگی آنی چاہئے۔ احمدی برادران کو خاص غور احتیاط اور رعایت کے مال بھی جاتا ہے۔

ایس رفیق بھائی جنیب سٹریٹ بمبئی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں۔ جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کیلئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونوں اگر جنرل سروس کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں تو بہت فائدہ میں رہینگے اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے۔

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا، زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روساء امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبہ صرف پانچ روپیہ (للعہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

463

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب عنبری رجسٹرڈ

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ کھوئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے

حب مفید النسا

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ پنڈلیوں کا درد۔ کمر درد۔ کولھوں کا درد۔ متلی تے چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی جھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن ا۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ے

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت۔ زمرد زہر مہرہ خطائی عنبر اشہب کستوری نیپالی کشتہ عقیق کشتہ مرجان کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان۔ نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی۔ سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے دل کو قوی بدن کو موٹا چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو۔ ضعف جگر ہو۔ استقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو۔ ان کیلئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے۔ جوان مرد عورت سب کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے

قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ (۱۲ عے) تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ وامعا

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کیلئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔

قیمت دو اونس کی شیشی بارہ آنے علاوہ محصول

مشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نور الدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

بیش بہا نادر کتب کا اشتہار

نبات جلد منگوالیں ۔ رعایتی ۲ ر اصلی قیمت ۱ آنہ ۹ ر

نوٹو والی بڑھیا کا نزدوالی جس پر اصلی لاگت بیری ۴ ر ۲ م رعایتی ۲ ر اسلامی فلاسفی ٹائیٹل رنگین قیمت اصلی ۴ ر بیٹی کا نذر

خاکسار نے احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نظارت تالیف و تصنیف کی منظوری لے کر ایک سلسلہ کتب اسلام شائع کیا ہے جس کی پانچ جلدیں بفضل ربی جھپ کر فروخت ہو رہی ہیں۔ جنکو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بزرگ ترین ہستیوں نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ جس کے پانچوں حصوں کی الگ الگ قیمت عمہ اور ... حروف میں سلسلہ کتب اسلام لکھا ہوا ہو گا۔ عمہ۔ لیکن کمل مجلّد کے خریدار سے صرف ے ...

بائیبل کی بشارات حق سرور کائنات ناظم مجری حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حال ہی میں یہ کتاب مرتب کی ہے۔ اس رسالہ میں لنڈن کے بڑے بشپ صاحب کو چیلنج مناظرہ اور اس کا انکار بھی درج ہے۔ اور کئی مفید ضمیمے انہیں شامل ہیں۔ قیمت ۵ ر اور ایک روپیہ کی ۵ عدد سو کے ۱۸ روپے مجلد کپڑے کی اوپر سنہری نام ۷ ر **بیاض نور الدین** ہر دو حصہ صہ ر

رہنمائے تبلیغ اصلی قیمت ۶ ر رعایتی عہ ر

اصول احمدیت حضرت امیر المومنین کی قصور والی زبردست تقریر ۲ ر ایک روپیہ کی ۱۶ عدد

بارہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر از مولانا شمس جس میں ان بارہ پیشگوئیوں کے جوابات درج ہیں۔ جن پر مخالفین آئے دن اعتراض کرتے رہتے ہیں ... محمدی بیگم۔ آتھم۔ لیکھرام۔ دلیپ سنگھ۔ ڈوئی۔ طاعون ثناء اللہ کے ساتھ آخری ... عبد الحکیم کی پیشگوئی۔ اپنی جماعت کی ترقی۔ عمر حضرت مسیح موعود۔ سرخی کے ... خدام التبلیغ کے لئے مفید ٹریکٹ ہیں۔ فی جلد ۲ر۔ ایک روپیہ کی ۱۶ عدد ... مسیح اور صداقت مسیح موعود پر ۱۴۳ حوالے درج کئے گئے ہیں۔

تعلیم خاتون ۳ ر اخلاق خاتون ۳ ر نماز مترجم ا ر اصلی قیمت عہ رعایتی عہ ر دینیات کا رسالہ ا ر سرمہ چشم آریہ اصلی قیمت ۱۲ ر رعایتی ۶ ر

احمدی ہیڈ ماسٹر صاحبان توجہ فرمائیں

میرے پاس کراس پرائمر ۱ ؎ ۵۰ عدد ۲ ؎ ۵۰ عدد جو کہ سرکاری سکولوں کی پانچویں جماعت اور اکٹور یڈر ۵ ؎ ۶ عدد جو کہ سرکاری اسکولوں کی آٹھویں جماعت میں پڑھائی جاتی ہیں اور سیکنڈ ریڈر ۲ ؎ ۳ بھی موجود ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر کسی ہائی سکول میں لگوا کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ اسکے علاوہ عربی تعلیم حاصل کرنے کیلئے جو کہ مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی جاتی ہیں مصری کتابیں مثلاً مبادی القراۃ الرشیدہ ۱ ؎ ۶ ر ۲ ؎ ۶ ر القراۃ الرشیدہ ۱ ؎ عہ ۲ ؎ عہ ۳ ؎ عہ ۴ ؎ عہ النحو الواضح الابتدائیہ ۱ ؎ ۱۲ ر ۲ و ۳ عہ لباب الخیار فی سیرۃ المختار عہ ر مجلد حمائل شریف عکسی جلد ولایتی چمڑہ سنہری کناروں والی قیمت عہ رعایتی ۱۳ ر عام جلد اوپر سنہری حرف ۸ ر علمائے زمانہ ہر سہ حصہ ۱۲ ر ترجمہ انگریزی حصہ اول ۸ ر حضرت مسیح موعودؑ کا لیکچر لاہور ۵ ر لیکچر سیالکوٹ ۴ ر اردو درثمین فوٹو والی جس پر میری لاگت ۲ ر آتی ہے ۴

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۲۸ مارچ۔ بمبئی۔ مدراس سی۔ پی۔ اڑیسہ اور بہار کی مجالس آئین ساز کی کانگرس پارٹیوں کے لیڈروں نے وزارتیں مرتب کرنے سے انکار کر دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ متذکرہ صوبوں کے گورنروں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے منظور کردہ ریزولیوشن کے مطابق اپنے اختیارات خصوصی کے متعلق اطمینان نہیں دلایا۔ معلوم ہوا ہے مدراس میں سر اے۔ ایم۔ کے۔ ڈہلوی نے بھی وزارت کی تشکیل کے متعلق معذوری ظاہر کی ہے

لاہور ۲۸ مارچ۔ لاہور کے ایک آریہ اخبار بنام "آریہ مسافر" کے شہید نمبر" کو ایک قابل اعتراض مضمون کی بنا پر ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور اخبار کے پرنٹر و پبلشر اور پریس سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ پانی پت کے ہندو مسلم فساد کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں پولیس نے مسلمانوں کے ایک مجمع پر گولی چلا دی۔ جس کے نتیجہ میں ۸ مسلمان ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے بہت جلد شہر کے دوسرے حصوں میں بھی فساد پھیل گیا۔ اور اکے دکے حملے کئے گئے۔ شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ اخبار "سٹیٹسمین" کا نامہ نگار متعینہ لنڈن کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سر عبدالقادر کو جو وزیر ہند کی کونسل کے ممبر ہیں۔ پنجاب کے پہلے ایڈووکیٹ جنرل کی حیثیت سے مقرر کیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۸ مارچ۔ اخبار "سٹار آف انڈیا" لکھتا ہے۔ کہ ہز ایکسیلنسی سر جان اینڈرسن گورنر بنگال نے مسٹر اے۔ کے۔ فضل الحق کی تجویز کے مطابق بنگال کی نئی مجلس وزراء کو منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یکم اپریل کو جب کہ ہندوستان کے تمام صوبجات میں صوبجاتی خودمختاری کا آغاز ہوگا۔ صوبوں کے غیر معمولی گزٹ شائع ہونگے۔ جن میں صوبجاتی حکومت کے افتتاح کے سلسلہ میں شاہی اعلان کیا جائے گا۔ اور ملک معظم شہنشاہ جارج ششم کی طرف سے ہندوستانیوں کے نام ایک پیغام شائع کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ "مارننگ پوسٹ" کا نامہ نگار میونخ لکھتا ہے۔ کہ یکم اپریل سے جرمنی کے تمام سکولوں میں جرمن بچوں کے لئے انگریزی زبان کا سیکھنا لازمی قرار دیا جائے گا۔ فرانسیسی کو اب اختیاری مضمون بنا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی یونین پارلیمنٹ نے یورپین عورتوں سے ایشیائیوں کی شادی کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے متعلق جو مسودہ قانون مجلس منتخبہ کے سپرد کیا تھا۔ اس کے متعلق اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مجلس منتخبہ نے اس کی حمایت میں رپورٹ کی تو مسٹر ہوفمیر وزیر تعلیم مستعفی ہو جائینگے

ناگپور ۲۸ مارچ۔ چونکہ کانگرس پارٹی نے سی پی کابینہ مرتب کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے گورنر سی پی نے مسٹر راگھوندر راؤ سے درخواست کی ہے۔ کہ وزارت کی تشکیل کے متعلق جواب ... کریں

فیروزپور ۲۸ مارچ۔ اس دفعہ ورنیکلر فائنل امتحان میں پنجاب بھر سے ۱۴۸۸۱ امیدوار شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۰۷۳۱ کامیاب ہوئے۔ گویا ۷۲ فیصدی نتیجہ رہا۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ گورنروں کے ساتھ وزارتوں کے متعلق کانگرسی لیڈروں کے مذاکرات کی ناکامی پر مسٹر ستیہ مورتی نے اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنروں نے نئے آئین کو خود ہی بے نقاب کر دیا ہے۔ اگر صوبائی حکومتیں چلانے کے لئے کسی گورنر نے عارضی وزارت مرتب کر لی۔ تو یہ نئے آئین کے ساتھ کھلا دھوکا ہوگا قانونی ماہرین کی رائے ہے۔ کہ اگر کوئی گورنر بھی اس قسم کی وزارت قائم کرے گا۔ تو ہائیکورٹ میں اپیل کر کے فیصلہ کرایا جائے گا۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ اخبار "رائز ڈیلی" کا نامہ نگار مقیم لنڈن لکھتا ہے۔ کہ فیڈریشن کا قیام دور جا پڑا ہے۔ لیکن وائسرائے ابھی اس کوشش میں ہیں کہ اسے ۱۹۳۹ء کے قریب معرض عمل میں لایا جائے۔ لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر اس کا قیام ۱۹۴۲ء سے پہلے عمل میں نہیں آئے گا۔ مزید لکھا ہے۔ کہ موجودہ مرکزی اسمبلی کو آئندہ ستمبر میں توڑ دیا جائے گا۔

روما ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے بین الاقوامی سیاسی صورت حالات کے پیش نظر مسولینی نے اپنے دیہاتی دورہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ آسٹریا کا چانسلر ڈاکٹر شوشنگ اس سے ملاقات کے لئے روما آ رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اطالیہ اور یوگوسلادیہ کے درمیان سیاسی اور تجارتی معاہدوں نے آسٹریا کے دل میں شبہات پیدا کر دئے ہیں۔

علی گڑھ ۲۸ مارچ۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس جس میں بہت سے صوبجات کے نمائندے شامل ہوئے۔ خان بہادر شیخ محمد عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مسلمان لڑکیوں کے تعلیمی مسائل پر غور کیا گیا۔

امرتسر ۲۸ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۸ آنے سے ۳ روپے ۱۲ آنے باکو ۳ روپے ۹ آنے ½۴ پائی۔ السوج ۴ روپے ۱۰ آنے نخود حاضر ۳ روپے ۷ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک۔ ہلدی ۱۸ روپے۔ سونا دیسی ۳۶ روپے ۷ پائی۔ چاندی دیسی ۵۴ روپے۔ ململ نمبر ۷۳۴۶ (۲۰ گز) ۴ روپے ۱۶ آنے نمبر ۹۳۵-۶ روپے ململ ۲۶ ۱۴ روپے ۴ آنے ہے۔

قصور ۲۸ مارچ۔ آج یہاں ذوالجناح کا جلوس نکالا گیا ... بخیر و خوبی گذر گیا۔ جلوس کی رہنمائی غضنفر علی ایم ایل اے اور دیگر زعماء کر رہے تھے۔ حکام پولیس اور پولیس کافی تعداد میں موجود تھی۔

مدراس ۲۸ مارچ۔ حکومت مدراس نے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ گورنر مدراس نے مسٹر راجگوپال آچاریہ کو جو مدراس اسمبلی کانگرس پارٹی کے لیڈر ہیں۔ کابینہ تشکیل کی دعوت دی تھی۔ اخرالذکر نے گورنر سے ملاقات کر کے کانگرس کے منظور کردہ ریزولیوشن کے الفاظ کے مطابق اطمینان کا مطالبہ کیا تھا۔ چونکہ گورنر اب اطمینان نہیں دلا سکا۔ اس لئے مسٹر راجگوپال اچاریہ نے وزارت کی تشکیل سے انکار کر دیا ہے۔ گورنر نے ملک معظم کے نمائندہ کی حیثیت سے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ فی الحال حکومت کی کار روائی کو چلانے کے لئے ایک عارضی کابینہ قائم کی جائے۔

سہارنپور ۲۸ مارچ۔ کمھٹولہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں محرم کے سلسلہ میں زبردست فساد رونما ہو گیا۔ جموں سے پولیس کی دو لاریاں روانہ کی گئیں ابھی تفصیلات کا انتظار ہے۔

رتناگری ۲۸ مارچ۔ مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کرنے کے باعث یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں میں شدید تصادم ہو گیا۔ جس میں ۶ ہندو اور ۳ مسلمان مجروح ہوئے۔ ہندوؤں نے ہولی کا جلوس نکالا تھا۔ جب یہ جلوس قلعہ مسجد کے قریب پہنچا تو مسلمانوں نے باجہ پر اعتراض کیا۔ آخر کار معاملہ خطرناک صورت اختیار کر گیا۔ اور خشت باری ہونے لگی۔ لیکن پولیس نے قابو پا لیا۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ کراچی کی آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ صوبہ سندھ میں ہندو مفادات کا تحفظ کیا جائے

دفتر سے طلب کریں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر: غلام نبی